سورہ نمبر
(۱۶)

سُورَۃُ النَّحل

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ النَّحْل

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشْرَةَ رُكُوْعًا

سورہ نحل مکی ہے۔ اس میں ۱۲۸ آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اُسے ان شریکوں سے ف۳

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لیکر اپنے جن بندوں پر چاہے اُتارتا ہے ف۴

اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ف۵ اُس نے آسمان اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

زمین بجا بنائے ف۹ وہ اُن کے شرک سے برتر ہے (اُس نے) آدمی کو ایک نتھری ف۱۰

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا

بوند سے بنایا ف تو جبھی کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کیے ان میں تمہارے لیے گرم لباس

دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ

اور منفعتیں ہیں ف۱۲ اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں شام کو

تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا

واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اُٹھا کر لیجاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اُس تک

ع ۲۰ ۶

ف۱ سورہ نحل مکیہ ہے مگر آیت فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور اقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ رکوع اور ایک سو اٹھائیس آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں ف۲ شانِ نزول جب کفار نے عذاب موعود کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریق تکذیب و استہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ جسکی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاصی کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے

منزل ۳

ف۳ وہ واحد لا شریک لہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں

ف۴ اور اُنھیں نبوت و رسالت کیساتھ برگزیدہ کرتا ہے

ف۵ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ

ف۹ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں

ف۱۰ یعنی منی سے جس میں نہ حس ہے نہ حرکت پھر اسکو اپنی قدرت کاملہ سے انسان بنایا قوت و طاقت عطا کی شانِ نزول یہ آیت اُبی بن خلف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا ایکمرتبہ وہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اُٹھا لایا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ آپکا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دیگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھکر بھی تو اسکی قدرت پر ایمان نہیں لاتا ف۱۱ کہ انکی نسل سے دولت بڑھاتے ہو اُن کے دودھ پیتے ہو انپر سواری کرتے ہو

بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ⑦ وَ
نہ پہونچتے مگر ادھ مرے ہو کر ۱؎ بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۱ اور
الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا
گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ پیدا کرے گا ف۲
تَعْلَمُونَ ⑧ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ
جسکی تمہیں خبر نہیں ف۳ اور بیچ کی راہ ف۴ ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی راہ ٹیڑھی ہے ف۵ اور چاہتا تو
لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ⑨ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم
تم سب کو راہ پر لاتا ف۶ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا اس سے
مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ⑩ يُنبِتُ لَكُم بِهِ
تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ف۷ اس پانی سے تمہارے لیے
الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ
کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل ف۸
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ⑪ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَ
بے شک اس میں نشانی ہے ف۹ دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے لیے مسخر کیے رات اور
النَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي
دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک
ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ⑫ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
اس میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کو ف۱۰ اور وہ جو تمہارے لیے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ
أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ⑬ وَهُوَ الَّذِي
ف۱۱ بیشک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس نے
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً
تمہارے لیے دریا مسخر کیا ف۱۲ کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو ف۱۳ اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو
تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَ
ف۱۴ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور

ف۱ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لیے یہ چیزیں پیدا کیں ف۲ ایسی عجیب و غریب چیزیں ف۳ اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے نفع و راحت و آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ کو آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دخانی جہاز ریلیں موٹر ہوائی جہاز برقی قوتوں سے کام کرنے والے آلات دخانی اور برقی مشینیں خبر رسانی و نشر صوت کے سامان اور خدا جانے اسکے علاوہ اسکو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے ف۴ یعنی صراط مستقیم اور دین اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں اُن میں سے جو بیچ کی راہ ہو گی وہی سیدھی ہو گی ف۵ جس پر چلنے والا منزل مقصود کو نہیں پہونچ سکتا کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں

ع ۹

منزل ۳

ف۶ راہ راست پر ف۷ اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ ف۸ مختلف صورت و رنگ مزے بو خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اسکی نعمتیں ہیں ف۹ اس کی قدرت و حکمت اور وحدانیت کی ف۱۰ جو ان چیزوں میں غور کرکے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے اور علویات و سفلیات سب اسکے تحت قدرت و اختیار ف۱۱ خواہ حیوانی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی ف۱۲ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہونچو یا اس سے شکار کرو ف۱۳ یعنی مچھلی ف۱۴ یعنی گوہر و مرجان

۱؎ ادھ مرے ہو کر، تھک کر

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

کہیں احسان مانو اور اُس نے زمین میں لنگر ڈالے ف۱ کہ کہیں تمھیں لیکر نہ کانپے

وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ف۲ اور علامتیں ف۳ اور ستارے سے وہ

يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾

راہ پاتے ہیں ف۴ تو کیا جو بنائے ف۵ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ف۶ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾

اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو اُنھیں شمار نہ کر سکو گے ف۷ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

اور اللہ جانتا ہے ف۹ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ کے سوا جنکو پوجتے ہیں ف۱۰

دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؕ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ

وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ف۱۱ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ف۱۲ مردے ہیں ف۱۳

اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

زندہ نہیں اور اُنھیں خبر نہیں لوگ کب اُٹھائے جائیں گے ف۱۴ تمھارا معبود ایک معبود ہے ف۱۵

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ

تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اُن کے دل منکر ہیں ف۱۶ اور وہ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ

مغرور ہیں ف۱۷ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ

بیشک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا اور جب اُن سے کہا جائے ف۱۸ تمھارے رب نے کیا

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً

اُتارا ف۱۹ کہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۲۰ کہ قیامت کے دن اپنے ف۲۱

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا

بوجھ پورے اُٹھائیں اور کچھ بوجھ اُنکے جنھیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں سُن لو

ف۱ بھاری پہاڑوں کے

ف۲ اپنے مقاصد کی طرف

ف۳ بنائیں جن سے تمھیں رستے کا پتہ چلے

ف۴ خشکی اور تری میں اور اس سے اُنھیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے

ف۵ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ

ف۶ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا اُنھیں عبادت میں اسکا شریک ٹھہرائے

ف۷ چہ جائیکہ اُن کے شکر سے عہدہ برآ ہو سکو

ف۸ کہ تمھارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمھیں محروم نہیں فرماتا

ف۹ تمھارے تمام اقوال و افعال

ف۱۰ یعنی بتوں کو

ف۱۱ بنائیں کیا کہ

ف۱۲ اور اپنے وجود میں بنانیوالے کے محتاج اور وہ

ف۱۳ بے جان

ف۱۴ تو ایسے مجبور بیجان بے علم معبود کیسے ہو سکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ

ع ۲ / ۱۲ / ۸ — منزل ۳

ف۱۵ اللہ عزوجل جو اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے

ف۱۶ وحدانیت کے

ف۱۷ کہ حق ظاہر ہو جانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے

ف۱۸ یعنی لوگ اُن سے دریافت کریں کہ

ف۱۹ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو

ف۲۰ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں

شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اُس نے بہت سی کہانیاں یاد کرلی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب معجز اور حق و ہدایت سے مملو ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے

ف۲۱ گناہوں اور گمراہی و گمراہ گری کے

★★★★★

سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ

کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں بیشک ان سے اگلوں نے ف۱ فریب کیا تھا تو اللہ نے

بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ

ان کی چنائی[1] کو نیو سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر پڑی اور

اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں کی انہیں خبر نہ تھی ف۲ پھر قیامت کے دن انہیں

يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ

رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک ف۳ جن میں تم جھگڑتے تھے ف۴

فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ

علم والے ف۵ کہیں گے آج ساری رسوائی اور برائی ف۶

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

کافروں پر ہے وہ کہ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا برا

فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

کر رہے تھے ف۷ اب صلح ڈالیں گے ف۸ کہ ہم تو کچھ برائی نہ کرتے تھے ف۹ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک[2] تھے ف۱۰ اب جہنم کے دروازوں میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو

فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں ف۱۱ سے کہا گیا

مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۱۲ جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ف۱۳

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾

ان کے لیے بھلائی ہے ف۱۴ اور بیشک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ف۱۵ کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا

بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انہیں وہاں ملے گا جو چاہیں ف۱۶

ع ٣ ٩

ف۱ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ ف۲ یہ ایک تمثیل ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانہ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کیلئے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے ف۳ جو تم نے گھڑ لیے تھے اور ف۴ مسلمانوں سے ف۵ یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ف۶ یعنی عذاب ف۷ یعنی کفر میں مبتلا تھے ف۸ اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ف۹ اس پر فرشتے کہیں گے ف۱۰ لہٰذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں ف۱۱ یعنی ایمانداروں ف۱۲ یعنی قرآن شریف جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے

منزل ۳

شان نزول قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحقیق حال کیلئے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا کوئی کاہن کوئی شاعر کوئی کذاب کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم برے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لیے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست قوم کو مطلع کریں اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انہیں تمام حال بتلاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا ف۱۳ یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کیے ف۱۴ یعنی حیات طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں ف۱۵ دار آخرت ف۱۶ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں

۱ چنائی۔ عمارت ۲ کوتک۔ برے عمل

مَا يَشَآءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی جان نکالتے ہیں

الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ

فرشتے ستھرے پن میں ف۱ یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ف۲ جنت میں جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

بدلا اپنے کئے کا کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳ مگر اسکے کہ فرشتے ان پر آئیں ف۴

اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا

یا تمہارے رب کا عذاب آئے ف۵ ان سے اگلوں نے بھی ایسا ہی کیا ف۶ اور

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ

اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ف۷ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے تو اُن کی بُری

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

کمائیاں ان پر پڑیں ف۸ اور اُنھیں گھیر لیا اس ف۹ نے جس پر ہنستے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

اور مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ پوجتے

شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ

نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہو کر ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ اِلَّا

ف۱۰ ایسا ہی اُن سے اگلوں نے کیا ف۱۱ تو رسولوں پر کیا ہے مگر

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا

صاف پہنچا دینا ف۱۲ اور بیشک ہر اُمت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ف۱۳

اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ

کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو تو ان ف۱۴ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ف۱۵ اور کسی

مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

پر گمراہی ٹھیک اُتری ف۱۶ تو زمین میں چل پھر کر دیکھو

ع ۴ ۹ ۱۰

منزل ۳

ف۱ کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور اُنکے اقوال و افعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات و ممنوعات کے داغوں سے انکا دامن عمل میلا نہیں ہوتا۔ قبض روح کے وقت انکو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دیجاتی ہیں اس حالت میں موت اُنھیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں (خازن)

ف۲ مروی ہے کہ قریب موت بندہ مومن کے پاس فرشتہ آکر کہتا ہے اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں اُنسے کہا جائے گا

ف۳ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں

ف۴ ان کی ارواح قبض کرنے

ف۵ دنیا میں یا روز قیامت

ف۶ یعنی پہلی اُمتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے

ف۷ کفر اختیار کرکے

ف۸ اور اُنھوں نے اپنے اعمال خبیثہ کی سزا پائی

ف۹ عذاب

ف۱۰ مثل بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ انکا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے اسپر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ف۱۱ کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں ف۱۲ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا ف۱۳ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں ف۱۴ امتوں ف۱۵ وہ ایمان سے مشرف ہوئے ف۱۶ وہ اپنی ازلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ

کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۱ اگر تم اُن کی ہدایت کی حرص کرو ف۲

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿٣٧﴾ وَ اَقْسَمُوْا

تو بیشک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور اُنکا کوئی مددگار نہیں اور اُنھوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَیْهِ

اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ اُٹھائے گا ف۳ ہاں کیوں نہیں ف۴ سچا وعدہ

حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ

اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۵ اس لیے کہ اُنھیں صاف بتادے جس بات

یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ وَ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِیْنَ ﴿٣٩﴾

میں جھگڑتے تھے ف۶ اور اس لیے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ف۷

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ ع وَ الَّذِیْنَ

جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف۸ اور جنھوں نے

هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ

اللہ کی راہ میں ف۹ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم اُنھیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ف۱۰

وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى

اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے ف۱۱ وہ جنھوں نے صبر کیا ف۱۲ اور اپنے

رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ

رب ہی پر بھروسا کرتے ہیں ف۱۳ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد ف۱۴ جنکی طرف ہم وحی کرتے

اِلَیْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَیِّنٰتِ وَ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم نہیں ف۱۵ روشن دلیلیں اور

الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ

کتابیں لیکر ف۱۶ اور اے محبوب ہم نے تمھاری طرف یہ یادگار اُتاری ف۱۷ کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ف۱۸

لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ

اُنکی طرف اُترا اور کہیں وہ دھیان کریں تو کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں ف۱۹ اس سے

ف۱ جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور اُنکے شہر ویران کیے اُجڑی ہوئی بستیاں اُنکے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اسکو دیکھکر سمجھو کہ اگر تم بھی اُن کی طرح کفر و تکذیب پر مُصر رہے تو تمھارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے ف۲ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالیکہ یہ لوگ اُنھیں سے ہیں جنکی گمراہی ثابت ہو چکی اور اُن کی شقاوت ازلی ہے ف۳ شانِ نزول ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا دورانِ گفتگو میں اُس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی قسم جس کو میں مرنیکے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اسپر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنیکے بعد اُٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مردے نہ اُٹھائے گا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا ف۴ یعنی ضرور اُٹھائے گا ف۵ اس اُٹھانیکی حکمت اور اسکی قدرت بیشک وہ مردوں کو اُٹھائے گا ف۶ یعنی مُردوں کو اُٹھانے میں کہ وہ حق ہے ف۷ اور مُردوں کے زندہ کیے جانیکا انکار غلط ف۸ تو ہمیں مُردوں کا زندہ کر دینا کیا دشوار ف۹ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی شانِ نزول قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کیے اور اُنھیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے اُنھوں ف۱۰ وہ مدینہ طیبہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اُنکے لیے دار الہجرت بنایا ف۱۱ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اسکا اجر کتنا عظیم ہے ف۱۲ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر ف۱۳ اور اسکے دین کیوجہ سے جو پیش آئے اسپر راضی ہیں اور خلق سے انقطاع کر کے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کیلئے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے ف۱۴ شانِ نزول یہ آیت مشرکین مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اسطرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے اُنھیں بتایا گیا کہ سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اُس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ف۱۵ حدیث شریف میں ہے بیماری جہل کی شفا علماء سے دریافت کرنا ہے لہذا علماء سے دریافت کرو وہ تمھیں بتادینگے کہ سنت الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اُس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا ف۱۶ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کو جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو مسئلہ اس آیت سے تقلید آئمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے ف۱۷ یعنی قرآن شریف ف۱۸ حکم ف۱۹ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کیساتھ اور انکی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفار مکہ

النصف ع ٥ / ١١ — منزل ٣ — وقف لازم

يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۴۵

نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے ف۱ یا انہیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر نہ ہو ف۲

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۴۶ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى

یا انہیں چلتے پھرتے ف۳ پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے ف۴ یا انہیں نقصان دیتے دیتے

تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۴۷ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ

گرفتار کرلے کہ بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۵ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو ف۶ چیز اللہ نے

مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ

بنائی ہے اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں ف۷ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے

دٰخِرُوْنَ ۝۴۸ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ

حضور ذلیل ہیں ف۸ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے

دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۹ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ

ف۹ اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں

فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۵۰ ۩ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا

اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو ف۱۰ اور اللہ نے فرما دیا دو خدا نہ ٹھہراؤ

اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝۵۱ وَلَهٗ

ف۱۱ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے ڈرو ف۱۲ اور

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ط اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرمانبرداری لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی

تَتَّقُوْنَ ۝۵۲ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

دوسرے سے ڈروگے ف۱۳ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے ف۱۴

فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝۵۳ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ

تو اسی کی طرف پناہ لیجاتے ہو ف۱۵ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو تم میں ایک گروہ اپنے

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝۵۴ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ط فَتَمَتَّعُوْا قف فَسَوْفَ

رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۶ کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۷ کہ عنقریب

ف۱ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا
ف۲ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے
ف۳ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں
ف۴ خدا کو عذاب کرنے سے
ف۵ کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا
ف۶ سایہ دار
ف۷ صبح اور شام
ف۸ خوار و عاجز و مطیع و مسخر
ف۹ سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کیلئے دوسرا سجدہ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کی حسب حیثیت ہے مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ سجدۂ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدہ انقیاد و خضوع

ع ۶ ۱۲ — منزل ۳

ف۱۰ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلف ہیں اور جب ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اسکے مملوک اور اسی کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی ف۱۱ کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے
ف۱۲ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے
ف۱۳ باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے
ف۱۴ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی
ف۱۵ اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو
ف۱۶ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے
ف۱۷ اور چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو

★★★★★

تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ

جان جاؤ گے ف۱ اور انجانی چیزوں کے لیئے ف۲ ہماری دی ہوئی روزی میں سے ف۳

تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

حصہ مقرر کرتے ہیں خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۴ اور اللہ کے لیئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۵

سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ

پاکی ہے اسکو ف۶ اور اپنے لیئے جو اپنا جی چاہتا ہے ف۷ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے

ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن

تو دن بھر اسکا منہ ف۸ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے ف۹ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی

سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ

برائی کے سبب کیا اسے ذلت کیساتھ رکھے گا یا اُسے مٹی میں دبا دے گا ف۱۰

أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ

ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں ف۱۱ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اُنھیں کا برا حال ہے

وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ

اور اللہ کی شان سب سے بلند ف۱۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو

النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ

اُن کے ظلم پر گرفت کرتا ف۱۳ تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۴ لیکن اُنھیں ایک ٹھہرائے

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَ

وعدے تک مہلت دیتا ہے ف۱۵ پھر جب اُنکا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں نہ

لَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ

آگے بڑھیں اور اللہ کیلیئے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیئے ناگوار ہے ف۱۶ اور اُن کی

أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم

زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ اُنکے لیئے بھلائی ہے ف۱۷ تو آپ ہی ہوا کہ اُنکے لیئے آگ ہے اور وہ

مُّفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ

حدسے گزارے ہوئے ہیں ف۱۸ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے کتنی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے

ف۱ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا ف۲ یعنی بتوں کے لیئے جن کا اِلٰہ اور مستحق اور نافع وضار ہونا اُنھیں معلوم نہیں ف۳ یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے ف۴ بتوں کو معبود اور اہل تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر ف۵ جیسے کہ خزاعہ و کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں (معاذ اللہ) ف۶ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی و کفر ہے ف۷ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی بھی ہے کہ اپنے لیئے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیئے جو مطلقاً اولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لیئے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے اس کے لیئے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لیئے حقیر اور سبب عار جانتے ہیں

ف۸ غم سے

ف۹ شرم کے مارے

ف۱۰ جیسا کہ کفار مضر و خزاعہ و تمیم لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے

ف۱۱ کہ اللہ تعالیٰ کے لیئے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لیئے اُنھیں اسقدر ناگوار ہیں

ف۱۲ کہ وہ والد و ولد سب سے پاک اور منزہ کوئی اُسکا شریک نہیں تمام صفات جلال و کمال سے متصف

ف۱۳ یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا

ف۱۴ سب کو ہلاک کر دیتا زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا اُن سب کو ہلاک کر دیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہو جاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہیں رہتا

ف۱۵ اپنے فضل و کرم اور حلم سے ٹھہرائے وعدے سے یا اختتام عمر مراد ہے یا قیامت

ف۱۶ یعنی بیٹیاں اور شریک ف۱۷ یعنی جنت کفار باوجود اپنے کفر و بہتان کے اور خدا کے لیئے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۱۸ جہنم ہی میں چھوڑ دیے جائیں گے۔

منزل ۳

ع ۱۰
۱۳

ف۱ اور انھوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا ف۲ دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو یا یہ معنی ہیں کہ روز آخرت شیطان کے سوا انھیں کوئی رفیق
نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتار عذاب ہوگا انکی کیا مدد کر سکے گا ف۳ آخرت میں ف۴ یعنی قرآن شریف ف۵ امور دین سے ف۶ روئیدگی سے سرسبزی و شادابی بخش کر ف۷ یعنی خشک
اور بے سبزہ و بے گیاہ ہونیکے بعد ف۸ اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اسکی موت یعنی قوت

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ
تو شیطان نے اُنکے کوتک انکی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے ف۱ تو آج وہی اُنکا رفیق ہے ف۲ اور اُنکے لیئے دردناک
اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
عذاب ہے ف۳ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اُتاری ف۴ مگر اس لیئے کہ تم لوگوں پر روشن کردو جس بات میں
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ
اختلاف کریں ف۵ اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیئے اور اللہ نے آسمان سے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
پانی اُتارا تو اُس سے زمین کو ف۶ زندہ کردیا اسکے مرے پیچھے ف۷ بیشک اس میں
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ
نشانی ہے انکو جو کان رکھتے ہیں ف۸ اور بیشک تمھارے لیئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۹
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا
ہم تمھیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو اُنکے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا
سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ
پینے والوں کے لیئے ف۱۰ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۱
مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾
کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق ف۱۲ بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو
وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ
اور تمھارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور
الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ
درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۳ اپنے
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
رب کی راہیں چل کہ تیرے لیئے نرم و آسان ہیں ف۱۴ اسکے پیٹ سے ایک پینے کی چیز ف۱۵ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۶
فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ
جسمیں لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۷ بیشک اس میں نشانی ہے ف۱۸ دھیان کرنے والوں کو ف۱۹ اور

نامیہ فنا ہوجانیکے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے
مرنیکے بعد بیشک زندہ کرنے پر قادر ہے ف۹ اگر تم اس میں
غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمت الٰہیہ کے
عجائب پر تمھیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے ف۱۰ جس میں کوئی
شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں
غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا گھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے
اور دودھ خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ان میں
سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا دودھ میں نہ خون کی
رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا نہایت صاف لطیف بر
آمد ہوتا ہے اس سے حکمت الٰہیہ کی عجیب کارفرمائی ہے اوپر
مسئلہ بعث کا بیان ہو چکا ہے یعنی مردوں کو زندہ کئے جانے کا
کفار اسکے منکر تھے اور انھیں اس میں دو شبہے درپیش تھے ایک
تو یہ کہ جو چیز فاسد ہوگئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں
دوبارہ پھر زندگی کسطرح لوٹے گی اس شبہہ کا ازالہ تو اس
پہلی آیت میں فرمادیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مردہ زمین کو
خشک ہونیکے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرمادیا کرتے
ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنیکے بعد زندہ
ہونا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے بعید نہیں دوسرا شبہہ کفار
کا یہ تھا کہ جب آدمی مرگیا اور اس کے جسم کے اجزاء منتشر
ہوگئے اور خاک میں مل گئے وہ اجزاء کس طرح جمع کئے
جائیں گے اور خاک کے ذروں سے انکو کسطرح ممتاز کیا
جائے گا اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا
اس میں غور کرنے سے وہ شبہہ بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے
کہ قدرت الٰہی کی یہ شان تو روز دیکھتے ہیں کہ وہ
غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اسکے
قرب وجوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی نہیں
نہیں آنے دیتا اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید
کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونیکے بعد پھر
مجتمع فرمادے شقیق بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نعمت
کا اتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں
خون اور گوبر کے رنگ و بو کا نام و نشان نہ ہو ورنہ نعمت تام
نہ ہوگی اور طبع سلیم اس کو قبول نہ کرے گی جیسی صاف نعمت
پروردگار کی طرف سے پہونچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ
بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اسکے
عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک و صاف
ہوں تاکہ شرف قبول سے مشرف ہوں ف۱۱ ہم تمھیں رس
پلاتے ہیں ف۱۲ یعنی سرکہ اور رب اور خرما اور مویز منقہ
مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اسقدر پکا لیا جائے کہ دو
تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہوجائے
اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حد سکر تک نہ پہونچے اور نشہ نہ لائے
تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث
اُن کی دلیل ہے ف۱۳ پھلوں کی تلاش میں ف۱۴ فضل الٰہی سے
جنکا تجھے الہام کیا گیا ہے حتی کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور
تو کتنی ہی دور نکل جائے راہ نہیں بہکتی اور اپنے مقام پر واپس
آجاتی ہے ف۱۵ یعنی شہد ف۱۶ سفید اور زرد اور سرخ ف۱۷
اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معجونوں میں شامل
کیا جاتا ہے ف۱۸ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر ف۱۹ کہ
اس نے ایک کمزور ناتواں مکھی کو ایسی زیرکی و دانائی عطا
فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں پاک ہے وہ جو
اپنے ذات و صفات میں شریک سے منزہ اس سے فکر کرنے
والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہوجاتی ہے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے
ایک ادنی ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف
قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے
جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو طاہر و پاکیزہ ہو فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر حکیم ایک مکھی کو اس مادے کی جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو
جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال سمجھنے والے کسقدر احمق ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں
اور اُن کے احوال میں نمایاں ہیں۔

ع ۵
۱۴

منزل ۳

اللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

اللہ نے تمہیں پیدا کیا ف۱ پھر تمہاری جان قبض کریگا ف۲ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا جاتا ہے

لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ

ف۳ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۴ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ نے

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا

تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی ف۵ تو جنہیں بڑائی دی ہے

بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ

وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں ف۶

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں ف۷ اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ

بنائیں اور تمہارے لئے تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے اور

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی ف۸ تو کیا جھوٹی بات ف۹ پر یقین لاتے ہیں اور اللہ کے فضل ف۱۰

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ

سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۱۱ جو انہیں

لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کرسکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

تو اللہ کے لئے مانند نہ ٹھہراؤ ف۱۲ بےشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ

اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ف۱۳ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ

رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ

جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر ف۱۴

ع ۹ / ۵ / ۱۵

منزل ۳

ف۱ عدم سے اور نیستی کے بعد ہستی عطا فرمائی کیسی عجیب قدرت ہے

ف۲ اور تمہیں زندگی کے بعد موت دے گا جب تمہاری اجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں

ف۳ جس کا زمانہ عمر انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قوی اور حواس سب ناکارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے

ف۴ اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے ان تغیرات میں قدرت الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضل الٰہی اس سے محفوظ ہیں طول عمر و بقا سے انہیں اللہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ توجہ الی اللہ کا ایسا غلبہ ہو کر اس عالم سے انقطاع ہو جائے اور بندہ معقول دنیا کی طرف التفات سے مجتنب ہو عکرمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس ارذل عمر کی حالت کو نہ پہونچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہو جائے

ف۵ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک

ف۶ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہو جائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کسطرح گوارا کرتے ہو سبحان اللہ یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین رد ہے۔

ف۷ کہ اسکو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں

ف۸ قسم قسم کے غلوں پھلوں میووں کھانے پینے کی چیزوں سے

ف۹ یعنی شرک و بت پرستی

ف۱۰ اللہ کے فضل و نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی یا اسلام مراد ہے (مدارک) ف۱۱ یعنی بتوں کو ف۱۲ اسکا کسی کو شریک نہ کرو ف۱۳ یہ کہ

ف۱۴ جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے تو وہ عاجز مملوک غلام اللہ آزاد مالک صاحب مال جو فضل و قدرت و اختیار رکھتا ہے

هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾
کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ اُن میں اکثر کو خبر نہیں ف۲
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰي
اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۳
شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰي مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ
اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۴
هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ
کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ
راہ پر ہے ف۵ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۶ اور
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ
قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اُس سے بھی قریب ف۷ بیشک اللہ سب کچھ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
کر سکتا ہے اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے ف۸
شَيْـــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْــِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ
اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیئے ف۹ کہ تم
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ
احسان مانو ف۱۰ کیا اُنھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی فضا میں اُنھیں کوئی
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾
نہیں روکتا ف۱۱ سوا اللہ کے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو ف۱۲
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو ف۱۳ اور تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے
الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
کچھ گھر بنائے ف۱۴ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن

ف۱ ہرگز نہیں تو جب غلام و آزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ خالق مالک قادر کے ساتھ بے قدرت و اختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور انکو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم و جہل ہے

ف۲ کہ ایسے براہین بینہ اور حجت واضحہ کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال و عذاب کا سبب ہے

ف۳ نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے

ف۴ اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے

ف۵ یہ مثال مومن کی ہے معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شان الٰہی کا بیان ہوا اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت

ع ۱۰ ۱۶

ف۶ اس میں اللہ تعالیٰ کے کمال علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علم قیامت ہے

منزل ۳

ف۷ کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ جس چیز کا ہونا چاہے وہ کن فرماتے ہی ہو جاتی ہے

ف۸ اور اپنی پیدائش کی ابتداء اور اول فطرت میں علم و معرفت سے خالی تھے۔

ف۹ کہ اُن سے اپنا پیدائشی جہل دور کرو

ف۱۰ اور علم و عمل سے فیضیاب ہو کر منعم کا شکر بجالاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوق نعمت ادا کرو

ف۱۱ گرنے سے باوجودیکہ جسم ثقیل بالطبع گرنا چاہتا ہے

ف۱۲ کہ اس نے اُنھیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں اور اپنے جسم ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے ایماندار اس میں غور کر کے قدرت الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں

ف۱۳ جن میں تم آرام کرتے ہو

ف۱۴ مثل خیمہ وغیرہ کے

★★★★★

وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى

اور ان کی اُون اور ببری اور بالوں سے کچھ گرہستی کا سامان ف۱ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت

حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں ف۲ سے سائے دیئے ف۳ اور تمہارے لیے پہاڑوں

الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ

میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۴ اور تمہارے لیے کچھ پہناوے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ف۵

تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ف۶ یونہی اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے ف۷ کہ تم فرمان

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

مانو ف۸ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۹ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۰

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾

اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں ف۱۱ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ف۱۲ اور ان میں اکثر کافر ہیں ف۱۳

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ

اور جس دن ف۱۴ ہم اٹھائیں گے ہر اُمت میں سے ایک گواہ ف۱۵ پھر کافروں کو نہ اجازت ہو ف۱۶

كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ

نہ وہ منائے جائیں ف۱۷ اور ظلم کرنے والے ف۱۸ جب عذاب دیکھیں گے

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا

اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو نہ انہیں مہلت ملے اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں کو

شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا

دیکھیں گے ف۱۹ کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہیں ہمارے شریک کہ ہم تیرے سوا

نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾

پوجتے تھے تو وہ ان پر بات پھینکیں گے کہ تم بے شک جھوٹے ہو ف۲۰

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

اور اس دن ف۲۱ اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۲۲ اور ان سے گم ہو جائیں گی

ف۱ بچھانے اوڑھنے کی چیزیں مسئلہ یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اُون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور اُن سے نفع اٹھانے کی حلت ثابت ہوتی ہے

ف۲ مکانوں دیواروں چھتوں درختوں اور ابر وغیرہ

ف۳ جس میں تم آرام کرتے ہو

ف۴ غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کر سکیں

ف۵ زرہ و جوشن وغیرہ

ف۶ کہ تیر تلوار نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو

ف۷ دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر

ف۸ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کر کے اسلام لاؤ اور دین برحق قبول کرو

ف۹ اور اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں

منزل ۳

ف۱۰ اور جب آپ نے پیام الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال اُن کی گردن پر رہا

ف۱۱ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے سُدّی کا قول ہے کہ اللہ کی نعمت سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے

ف۱۲ اور دین اسلام قبول نہیں کرتے

ف۱۳ معاند کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں

ف۱۴ یعنی روز قیامت

ف۱۵ جو اُن کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام

ف۱۶ معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی

ف۱۷ یعنی نہ اُن سے عتاب و ملامت دور کی جائے

ف۱۸ یعنی کفار ف۱۹ بت وغیرہ کو جنہیں پوجتے تھے

ف۲۰ جو ہمیں معبود بتاتے ہو ہم نے تمہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی ف۲۱ مشرکین ف۲۲ اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے۔

ف۱ دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر ف۲ ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب ف۳ یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے ف۴ امتوں اور ان کے شاہد و نیز جو انبیاء ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (ابو السعود وغیرہ) ف۵ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ اور ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش آنیوالے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے اُن سے خلاص کا طریقہ دریافت کیا فرمایا کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپکو قرآن پاک سے مفہوم ہوا ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے انھوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اسپر کسی نے انسے کہا سراؤں کا ذکر کہاں ہے فرمایا اس آیت میں لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ابن ابو الفضل مرسی نے کہا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے ف۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دے اور نیکی فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کیلئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اگر وہ مومن ہو تو اسکے برکات ایمانی کی ترقی تمہیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمہیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہو جائے انہیں سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرز بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل و مدعا ایک ہی ہے ف۷ اور انکے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنیکا ف۸ یعنی ہر شرمناک مذموم قول و فعل ف۹ یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعات شرعیہ ف۱۰ یعنی ظلم و تکبر سے ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت بجالانیکو کہتے ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور فحشاء و منکر و بغی یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو بعض مفسرین نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اسکے مقابل فحشاء یعنی بے حیائی ہے وہ قبیح اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اسکو معاف کرو اور جس نے برائی کی اسکے ساتھ بھلائی کرو اسکے مقابل منکر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور انکے ساتھ صلہ رحمی اور شفقت و محبت کا فرمایا اسکے مقابل بغی ہے اور وہ اپنے آپکو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا اس آیت کا اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابو جہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اسکی تعریف آہی گئی اسلئے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے ف۱۱ یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر

ع ۲/۱۲ ۶/۱۸

منزل ۳

يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ

جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱ وہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم نے عذاب پر عذاب

عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ

بڑھایا ف۲ بدلا ان کے فساد کا اور جس دن ہم

فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا

ہر گروہ میں ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۳ اور اے محبوب تمہیں ان

عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ

سب پر ف۴ شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ف۵ اور

هُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ

ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو بیشک اللہ حکم فرماتا ہے

بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى

انصاف اور نیکی ف۶ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف۷ اور منع فرماتا ہے

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾

بے حیائی ف۸ اور بری بات ف۹ اور سرکشی سے ف۱۰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ

اور اللہ کا عہد پورا کرو ف۱۱ جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑو

تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

اور تم اللہ کو ف۱۲ اپنے اوپر ضامن کرچکے ہو بیشک اللہ تمہارے کام

مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ

جانتا ہے اور ف۱۳ اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد

قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا ف۱۴ اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ

اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

سے زیادہ نہ ہو ف۱۵ اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے ف۱۶ اور ضرور تم پر

بیعت کی تھی اُنھیں اپنے عہد کے وفا کرنیکا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے ف۱۲ اس کے نام کی قسم کھا کر ف۱۳ تم عہد اور قسمیں توڑ کر ف۱۴ مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی جسکی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور وہ دوپہر تک محنت کرکے سوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اسکا معمول تھا معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو ف۱۵ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا ف۱۶ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہوجائے

لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

صاف ظاہر کر دیگا قیامت کے دن ف١ جس بات میں جھگڑتے تھے ف٢ اور اللہ چاہتا تو تم کو

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

ایک ہی اُمت کرتا ف٣ لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے ف٤ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْــَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا

ف٥ جسے چاہے اور ضرور تم سے ف٦ تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف٧ اور اپنی قسمیں آپس میں

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں ف٨ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو ف٩

السُّوْۗءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾

بدلا اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف١٠

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو ف١١ بیشک وہ ف١٢ جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ

تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ف١٣ ہو چکے گا اور

مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ

جو اللہ کے پاس ہے ف١٤ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو اُنکا وہ صلہ دینگے جو انکے

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

سب سے اچھے کام کے قابل ہو ف١٥ جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت

اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

اور ہو مسلمان ف١٦ تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جلائیں گے ف١٧ اور ضرور اُنھیں

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

اُنکا نیگ دینگے جو اُنکے سب سے بہتر کام کے لائق ہو تو جب تم قرآن پڑھو

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے ف١٨ بیشک اسکا کوئی قابو ان پر نہیں

ف١ اعمال کی جزا دیکر
ف٢ دنیا کے اندر
ف٣ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے
ف٤ اپنے عدل سے
ف٥ اپنے فضل سے
ف٦ روز قیامت
ف٧ جو تم نے دنیا میں کیے
ف٨ راہ حق و طریقۂ اسلام سے
ف٩ یعنی عذاب
ف١٠ آخرت میں
ف١١ اس طرح کہ دنیائے ناپائدار کے قلیل نفع پر اسکو توڑ دو
ف١٢ جزا و ثواب
ف١٣ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم
ف١٤ اسکا خزانۂ رحمت و ثواب آخرت
ف١٥ یعنی انکی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر و ثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے (ابو السعود)
ف١٦ یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے

منزل ٣

ف١٧ دنیا میں رزق حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دیکر بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذت عبادت مراد ہے حکمت مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولت مند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ کی طرف سے ہے جو اس نے مقدر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج و تعب اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے
ف١٨ یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو یہ مستحب ہے اعوذ الخ کے مسائل سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے۔

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ

جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں ف۱ اس کا قابو تو انھیں پر ہے

عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَاِذَا

جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اسے شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم

بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا

ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ف۲ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے ف۳ کافر کہیں

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ

تم تو دل سے بنا لاتے ہو ف۴ بلکہ ان میں اکثر کو علم نہیں ف۵ تم فرماؤ اسے

رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پاکیزگی کی روح ف۶ نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ

کرے اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں

اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ

یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی طرف ڈھالتے ہیں ۱؎ اس کی زبان عجمی ہے

وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور یہ روشن عربی زبان ف۷ بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا

نہیں لاتے ف۸ اللہ انھیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ف۹

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ف۱۰ اور وہی

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ

جھوٹے ہیں جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو ف۱۱ سوا اس کے جو مجبور کیا

اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ

جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو ف۱۲ ہاں وہ جو دل کھول کر ف۱۳ کافر ہو

ع ۱۳ / ۱۱ / ۱۹

منزل ۳

ف۱ وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے ف۲ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کرکے دوسرا حکم دیں شانِ نزول مشرکینِ مکہ اپنی جہالت سے نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے روز اور دوسرا ہی حکم دیتے ہیں وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۳ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لیے اس میں کیا مصلحت ہے ف۴ اللہ تعالٰی نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا ف۵ اور وہ نسخ و تبدیل کی حکمت و فوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف افترا کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرتِ بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہوسکتا ہے لہٰذا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب ہوا ف۶ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ف۷ قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انھوں نے طرح طرح کے افترا اٹھانے شروع کیے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ خود بنا لیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انھیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انھوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کرسکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحا و بلغا جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انھیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار یہ نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لایا ف۸ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے ف۹ بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے ف۱۰ یعنی جھوٹ بولنا اور افترا کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے ف۱۱ اس پر اللہ کا غضب ف۱۲ وہ مغضوب نہیں شانِ نزول یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انھیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ اور صہیب اور بلال اور خباب اور سالم رضی اللہ تعالٰی عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمیوں سے قتل کیا اور عمار ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انھوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادلِ نخواستہ کلمۂ کفر کا تلفظ کردیا رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہوگئے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پُر ہے اور اس کے گوشت اور خون میں ذوقِ ایمانی سرایت کرگیا ہے پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا کیا ہوا عمار نے عرض کیا اے خدا کے رسول بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے ارشاد فرمایا اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) مسئلہ آیت سے معلوم ہوا کہ حالتِ اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا اجرا جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو مسئلہ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انھیں سید الشہداء فرمایا مسئلہ جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہوجائے گا مسئلہ اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخراً یا جہل سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہوجائے گا (تفسیر احمدی) ف۱۳ رضامندی اور اعتقاد کے ساتھ۔

۱؎ ڈھالتے ہیں۔ اشارہ کرتے ہیں

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

اُن پر اللہ کا غضب ہے اور اُن کو بڑا عذاب ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

یہ اس لیے کہ اُنھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی ف۱ اور

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

اسلیے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جنکے دل اور کان

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف۲ اور وہی غفلت میں پڑے ہیں

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ

ف۳ آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف۴ پھر بیشک تمھارا رب

لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ

اُن کے لیے جنھوں نے اپنے گھر چھوڑے ف۵ بعد اسکے کہ ستائے گئے ف۶ پھر اُنھوں نے ف۷ جہاد کیا اور صابر رہے

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ

بیشک تمھارا رب اس ف۸ کے بعد ضرور بخشنے والا ہے مہربان جسدن ہر جان اپنی ہی طرف

نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ

جھگڑتی آئے گی ف۹ اور ہر جان کو اسکا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

ظلم نہ ہوگا ف۱۰ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی ف۱۱ ایک بستی ف۱۲ کہ امان

مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

و اطمینان سے تھی ف۱۳ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا

نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف۱۴ تو اللہ نے اُسے یہ سزا چکھائی کہ اُسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف۱۵

يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَ

بدلا اُنکے کیے کا اور بیشک اُنکے پاس اُنھیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ف۱۶ تو اُنھوں نے اُسے جھٹلایا

ف۱ اور جب یہ دنیا ارتداد پر اقدام کرنے کا سبب ہے

ف۲ نہ وہ تدبر کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریق رشد و صواب کو دیکھتے ہیں

ف۳ کہ اپنی عاقبت و انجام کار کو نہیں سوچتے

ف۴ کہ ان کے لیئے دائمی عذاب ہے

ف۵ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی

ف۶ کفار نے اپنر سختیاں کیں اور اُنھیں کفر پر مجبور کیا

ف۷ ہجرت کے بعد

ف۸ ہجرت و جہاد و صبر

ف۹ وہ روز قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی

ف۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روز قیامت لوگوں میں خصومت یہانتک بڑھے گی کہ روح و جسم میں جھگڑا ہوگا روح کہے گی یارب نہ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ کہ دیکھتی جسم کہے گا یارب میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس کر میری زبان بولنے لگی آنکھ بینا ہوگئی پاؤں چلنے لگے جو کچھ کیا اس نے کیا اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہونچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کر لیا اس طرح اُنھوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اسلیئے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں

منزل ۳

ع ۲۰ ۱۴ ۱۰

ف۱۱ ایسے لوگوں کیلیئے جنپر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے یہ سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہوا ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ف۱۲ مثل مکہ کے ف۱۳ نہ اسپر غنیم چڑھتا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید کی مصیبتوں میں گرفتار کیئے جاتے ف۱۴ اور اس نے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی ف۱۵ کہ سات برس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بددعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہانتک کہ مردار کھاتے تھے پھر امن و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس اپنر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا ف۱۶ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

هُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

تو اُنہیں عذاب نے پکڑا ف۱ اور وہ بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲

حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

حلال پاکیزہ کھاؤ ف۳ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ

تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جسکے

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ف۴ پھر جو لاچار ہو ف۵ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ

ف۶ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں

هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ف۷

اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ

بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا تھوڑا

قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا

برتنا ہے ف۸ اور اُن کے لئے دردناک عذاب ف۹ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام فرمائیں

مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا

وہ چیزیں جو پہلے تمہیں ہم نے سنائیں ف۱۰ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ

ظلم کرتے تھے ف۱۱ پھر بیشک تمہارا رب اُنکے لئے جو نادانی سے ف۱۲

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ

بُرائی کر بیٹھیں پھر اُس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں بیشک تمہارا رب اُسکے

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا

بعد ف۱۳ ضرور بخشنے والا مہربان ہے بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف۱۴

ف۱ بھوک اور خوف کے

ف۲ جو اس نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک سے عطا فرمائی

ف۳ بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور خبیث مکاسب سے حاصل کئے ہوئے جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں کلبی نے کہا کہ جب اہل مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو اُنکے سرداروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہونچ رہی ہے اسکا خیال فرمایئے اسپر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انکے لئے طعام لیجایا جائے اس آیت میں اسکا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے (خازن) ف۴ یعنی اسکو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو ف۵ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو ف۶ یعنی قدر ضرورت پر صبر کرکے

ف۷ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اسکو اللہ پر افترا فرمایا گیا آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی فاتحہ گیارہویں عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جنکی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی اُنہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افترا کرنا ہے

منزل ۳

ف۸ اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں

ف۹ ہے آخرت میں

ف۱۰ سورہ انعام میں آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الآیہ میں ف۱۱ بغاوت و معصیت کا ارتکاب کرکے جسکی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ میں ارشاد فرمایا گیا

ف۱۲ بغیر انجام سوچے ف۱۳ یعنی توبہ کے

ف۱۴ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع

۱۵ ع ۹ ۲۱

ف۱ دینِ اسلام پر قائم ف۲ اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دینِ ابراہیمی پر خیال کرتے تھے ف۳ اپنی نبوت و خلت کے لئے ف۴ رسالت و اموال و اولاد و ثناء حسن و قبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب اُنکی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں ف۵ اتباع سے مراد یہاں عقائد و اصول دین میں موافقت کرنا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم کیا گیا اس میں آپ کی عظمت منزلت اور رفعتِ درجت کا اظہار ہے کہ آپ کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے اُنکے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے کیونکہ آپ اکرم الاولین والآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپ کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے۔ شعر

تو اصلی و باقی طفیل تو اند
تو شاہی و مجموع خیل تو اند

لِلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ

اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا ف۱ اور مشرک نہ تھا ف۲ اسکے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اُسے چن لیا ف۳

وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَ

اور اُسے سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے اُسے دنیا میں بھلائی دی ف۴ اور

اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ

بیشک وہ آخرت میں شایانِ قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دینِ ابراہیم کی

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ

پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۵ ہفتہ تو اُنہیں پر

السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

رکھا گیا تھا جو اس میں مختلف ہو گئے ف۶ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۷ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ ف۸

بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے ف۹ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو ف۱۰

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اُس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ

اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی ف۱۱ اور اگر تم صبر کرو ف۱۲

لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ

تو بیشک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور اُن کا غم نہ کھاؤ ف۱۳ اور اُنکے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو ف۱۴

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

بے شک اللہ اُن کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

ف۶ یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کیلئے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اسطرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے انھیں روز جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں اُنھوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہیئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دیدی اور شکار حرام فرما کر ابتلا میں ڈالدیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور اُنھوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی باقی لوگ صبر نہ کر سکے اُنھوں نے شکار کیے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کیے گئے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورہ اعراف میں بیان ہو چکا ہے

منزل

ف۷ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عقاب فرمائے گا اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے

ف۸ یعنی خلق کو دینِ اسلام کی دعوت دو

ف۹ پکی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات و ترہیبات مراد ہیں

ف۱۰ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوتِ حق اور اظہار حقانیتِ دین کے لئے مناظرہ جائز ہے

ف۱۱ یعنی سزا بقدر جنایت ہو اس سے زائد نہ ہو

شانِ نزول جنگِ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کیے تھے اُنکے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اُنھیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلا ستر کافروں سے لیا جائے گا اور ستر کا یہی حال کیا جائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا مسئلہ مُثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے (مدارک) ف۱۲ اور انتقام نہ لو ف۱۳ اگر وہ ایمان نہ لائیں ف۱۴ کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں۔

ع ۱۶ ۹ ۲۲